رندانِ خُم سے اب ہیں مخاطب رسولؐ رب
تبلیغ وحی حق کا ارادا لئے ہوئے

روحِ کلامِ مرسلِ اعظمؐ خدا کا حکم
حُسنِ بیاں الست کا لہجا لئے ہوئے

تم سے تمہارے واسطے اولیٰ نہیں ہوں میں
بولے نبیؐ نوید تولاّ لئے ہوئے

مجمع ہے اولویتِ حضرت کا معترف
تبعیتِ رسول کا جذبا لئے ہوئے

منبر پہ مرتضیٰ بھی پیمبرؐ کے پاس ہیں
دو صاعقے ہیں وادیِ سینا لئے ہوئے

تاباں ہے نورِ متحدِ احمدؐ و علیؑ
اپنی حدوں میں عرشِ معلّٰی لئے ہوئے

حیدرؑ کے بازووں کو ہیں تھامے ہوئے نبیؐ
سب ہیں سرور دیدِ علیؑ کا لئے ہوئے

فرماتے ہیں علیؑ بھی ہیں مولا اسی طرح
جس طرح میں ہوں منصبِ مولا لئے ہوئے

اِن کا عدو ہے میرا عدو اور جو دوست ہے
وہ میری دوستی کا ہے جنبا لئے ہوئے

اب ارضِ خم ہے اور ملک وجن وانس ہیں
سب عرضِ تہنیت کی تمنا لئے ہوئے

کامل ہوا ہے دین بھی نعمت بھی ہے تمام
آئے امینِ وحی یہ مژدا لئے ہوئے

ماتیؔ بھی ہے بہ ہدیۂ ناچیز تہنیت
الطافِ خسروی کا بھروسا لئے ہوئے

قطعۂ تاریخ انہدام مسجد میر باقی اصفہانی اودھیا معروف بہ بابری مسجد

(یکشنبہ ۱۰؍جمادی الثانی ۱۴۱۳ھ مطابق ۶؍دسمبر ۱۹۹۲ء)

م۔ر۔عابد

باغباں نے ہی چمن کو نذرِآتش کردیا
ذرہ ذرہ ہند کا جو ششدر وحیراں ہوا

بابری مسجد جو باقی کی تھی باقی یادگار
ہوگئی مسمار ذہن خسروی نازاں ہوا

اک پرانی اور تاریخی عمارت ختم کی
اک نئی تاریخ لکھنے کا یہ کیا ساماں ہوا

اپنی کہتے تھے روایت خود روا داری کو آپ
دھجیاں اپنی اڑانا کس قدر آساں ہوا

ظلم و طاقت مل گئے تو بربریت ہوگئی
ملک کا قانون کیسا بے حس وبے جاں ہوا

عدل پر یہ ضرب کاری کارسیوا کی پڑی
طعنہ زن آئین پر نظم ستم عنواں ہوا

رام کی خاموش مورت سے بھی نہ دیکھا گیا
وہ جو دھبہ صفحہ تاریخ پر چسپاں ہوا

عالم انسانیت کا سر جھکا ہے شرم سے
اور وہ فرقہ پرستی کا جنوں رقصاں ہوا

وہ جنوں جو آگہی کی محنتوں کا ہے ثمر
وہ جنوں جس کا سیاست پر بڑا احساں ہوا

خواہش تاریخ بھی نقل حقیقت بھی یہ ہے
بابری مسجد جو ڈھا دی ظلم بے پایاں ہوا

۳ ۱ ۴ ۱ ھ